



## سوال

(536) حقیقی باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث میں ہے: ”جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے، یہ حدیث کہاں ہے، اس کی نشاندہی کریں؟“

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں والد گرامی کی بہت اہمیت ہے، اس سے روگردانی کو کفر قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لپنے باپ دادا سے بے رغبتی کا اظہار نہ کرو، جب انسان اپنے باپ سے بے رغبتی کرتا ہے تو اس کا یہ کام کفر ہے۔“ [1] اس سے بڑھ کر جرم یہ ہے کہ انسان اپنے اصل باپ کے سوا کسی دوسرے آدمی کو اپنا باپ قرار دے لے، اس کے متعلق حدیث میں بہت وعید آئی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے والد کے سوا کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو پانچ صد سال کے فاصلے سے محسوس ہوگی۔“ [2]

جنت کی خوشبو نہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا بلکہ جنت کے قریب بھی نہیں پہنچ سکے گا، یعنی وہ جہنم میں جائے گا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو باپ بنانے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا اس کا باپ نہیں، اس پر جنت حرام ہے۔“ [3]

ایک روایت میں اسے اللہ کے ساتھ کفر قرار دیا گیا ہے۔ [4] دوسری روایت میں اسے بہت بڑا ہتتان کہا گیا ہے۔ [5]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر اللہ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“ [6]

بعض دفعہ بولنے سے کو ”ابو“ کہہ دیتی ہے یا پیار سے کسی کو بیٹا کہہ دیا جاتا ہے، یہ اس وعید میں شامل نہیں۔ حرمت اس وقت ہے جب اس مصنوعی رشتے کو اصلی رشتے کا مقام دینے کی کوشش کی جائے یا باپ کو حقیر خیال کرتے ہوئے اپنی نسبت کسی دوسرے کی طرف کی جائے۔ بہر حال سوال میں ذکر کردہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں آئی ہے جس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔



[1] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۸۔

[2] ابن ماجہ، الحدود: ۲۶۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۶۔

[4] صحیح بخاری، المناقب: ۳۵۰۸۔

[5] صحیح بخاری، المناقب: ۳۵۰۹۔

[6] ابن ماجہ، الحدود: ۲۶۰۹۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 463

محدث فتویٰ